REGD No L 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الفضل

روزنامہ

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

یوم یکشنبہ

لاہور

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
ماہوار ۲½ "

فی پرچہ ۱ر

۲۹ رمضان المبارک ۱۳۶۹ھ

جلد ۳۸ | ۱۶ وفا ۱۳۲۹ ہش | ۱۶ جولائی ۱۹۵۰ء | نمبر ۱۶۵

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی علالت

کوئٹہ ۱۲ جولائی۔ مکرم پرائیویٹ سکرٹری صاحب اطلاع دیتے ہیں:۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی عام دردوں میں افاقہ ہے۔ حضور کلچ کے ساتھ چند قدم چلے تھے۔ لیکن چلنے میں درد محسوس ہوتی ہے۔ عام طبیعت ابھی خراب ہی ہے۔ حرارت بھی ہوتی ہے۔ اور محسوس ہونے کے ساتھ درد بھی۔ احباب دعا فرماویں۔ اللہ تعالیٰ حضور کو جلد صحت کاملہ عطا فرمائے۔ آمین۔

لاہور میں نماز عید

لاہور میں جماعت احمدیہ کی نماز عید انشاء اللہ حسب سابق منٹو پارک میں (تالاب کے نزدیک) ہوگی۔ نماز ٹھیک ساڑھے آٹھ بجے کھڑی ہو جائے گی۔ احباب وقت کی پابندی کا خاص خیال رکھیں۔

لاہور میں ختم قرآن مجید کی تقریب پر اجتماعی دعاء

جیسا کہ احباب لاہور کو علم ہے۔ ابو البشارت مولانا عبد الغفور صاحب فاضل مبلغ سلسلہ رمضان میں روزانہ جامعہ مسجد احمدیہ لاہور میں قرآن مجید کے ایک پارہ کا درس دے رہے ہیں۔ مورخہ ۱۶ جولائی بروز اتوار بوقت نماز عصر درس قرآن مجید ختم ہو جائے گا۔ اور اس موقعہ پر اجتماعی دعا کی جائے گی۔ امید ہے۔ کہ دیگر احباب کے علاوہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی بھی دعا میں شمولیت فرمائیں گے۔ موجودہ ایام میں جبکہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ تشویشناک طور پر علیل ہیں۔ لاہور کے تمام احمدی احباب اور مستورات کو چاہیئے۔ کہ اس موقعہ پر زیادہ سے زیادہ تعداد میں جمع ہو کر اپنے پیارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و عافیت کے لئے اجتماعی دعا میں شامل ہوں۔

دریائے کم کو عبور کر کے شمالی کوریا کی فوجیں تائیجون کی طرف بڑھ رہی ہیں

ٹوکیو ۱۵ جولائی۔ کوریا کے متعلق تازہ ترین اطلاعات سے پتہ چلتا ہے۔ کہ شمالی کوریا کی فوجیں تائیجون سے ۸ میل شمال مشرق کی طرف دریائے کم کو عبور کرنے کی کوشش کر رہی ہیں۔ ان کی ساری کوشش دائیں بازو سے دریا پار کرنے کی ہے۔ آج تک دو تین بار کوشش ناکام کر چکی ہیں۔ لیکن ایک اور اطلاع کے مطابق انہوں نے دریائے کم کو پار کر کے جنوبی کوریا میں اپنا مورچہ بنا لیا ہے۔ لیکن امریکی فوجوں نے آگے بڑھ کر ان کی مزید پیشقدمی روک دی ہے۔ اور امریکی کمانڈر کا خیال ہے۔ کہ امریکی فوجوں کو مزید کمک پہنچنے تک وہ ان کو مورچہ آگے نہیں بڑھنے دیں گے۔ یہ مورچہ تائیجون سے ۱۲ میل شمال مشرق کی طرف ہے۔ شمالی کوریا کی فوجوں کے کمانڈر نے اس محاذ پر اپنی مزید فوج پھیلا دی ہے۔ اب ان کے کچھ دستے جنوب مشرق کی طرف سے تائیجون پر یورش کی کوشش کر رہے ہیں۔ امریکیوں کی ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ وہ تائیجون میں اپنے مورچے مضبوط کر رہے ہیں۔ جنرل میکارتھر کے ہیڈ کوارٹر کے اعلان کے مطابق آج امریکی بمبار اور ہلکے لڑاکا جہاز شمالی کوریا کے ٹھکانوں پر مسلسل حملے کرتے رہے۔ اور انہوں نے دشمن کے ۶ ٹینک، ۳۰ سے زیادہ لاریاں اور ایک ریلوے انجن تباہ کر دیا۔

کوریا کمیشن کی ہدایت: اقوام متحدہ کے کوریا کمیشن نے شمالی اور جنوبی کوریا کی حکومتوں کو ہدایت کی ہے۔ کہ وہ جنیوا کانفرنس کے سمجھوتے کا خاص طور پر خیال رکھیں۔ اور جنگی قیدیوں کو گولی سے مار دینے کے سفاکانہ طریقے چھوڑ دیں۔

صدر ٹرومین کے ارادے: یقین کیا جاتا ہے۔ کہ کوریا کی صورت حالات کے پیش نظر صدر ٹرومین اگلے ہفتے کارخانوں کے کام کو بہتر کر دینے کا حکم صادر کریں گے۔ نیشنل گارڈ کے بعض ڈویژنوں کو باقاعدہ فوج کی شکل دیکر عام فوج کی کمی کو پورا کرنے کے لئے بھرتی کا خاص حکم نافذ کریں گے۔

آج امریکی فضائی فوجوں کے چیف آف سٹاف جنرل میکارتھر کوریا کی جنگ کے متعلق مالی اور فوجی اخراجات کا اندازہ لینے کے بعد ٹوکیو سے واشنگٹن لوٹ گئے۔ وہ اب ان معلومات کو صدر ٹرومین کے روبرو پیش کریں گے۔

تائیجون پر یلغار: تازہ ترین اطلاعات کے مطابق شمالی کوریا کی فوجوں نے ۵ میل لمبا مورچہ بنا لیا ہے۔ اور امریکی فوجیں دریائے کم کا بایاں نصف حصہ چھوڑ کر پہاڑوں میں سے ہوتی ہوئی چٹانوں کو گرا مورچے منہدم کر کے تائیجون کی طرف ہٹ رہی ہیں۔ شمالی کوریا کی فوجوں نے تائیجون پر بمباری شروع کر دی ہے۔ شمالی کوریا کی فوج دریا پر متعدد جگہوں پر پل بنا کر کئی راستوں سے تائیجون کی طرف بڑھ رہی ہے۔ اور کئی جگہوں ...

اقبال اکیڈیمی کو شاہ ایران کا تحفہ

کراچی ۱۵ جولائی۔ آج صبح پاکستان میں مقیم ایرانی سفیر آقائی سید علی نصر نے اقبال اکیڈیمی کو شہنشاہ ایران کی طرف سے کتابوں کا ایک سٹ پیش کیا ہے۔ یہ کتابیں اکیڈیمی کی طرف سے اکیڈیمی کے صدر آنریبل مسٹر فضل الرحمن نے حاصل کیں۔ اور اس محبت و عقیدت کے لئے جو شہنشاہ ایران نے پاکستان اور اس کے شاعر کے لئے ظاہر کی ہے۔ اس کا دلی شکریہ ادا کیا۔

کابل ریڈیو کی غلط بیانیوں کی تردید

کراچی ۱۵ جولائی۔ کابل ریڈیو نے حال ہی میں حکومت پاکستان پر دو الزام لگائے تھے۔ اول یہ کہ پاکستان نے امسال افغان حاجیوں کے لئے کوئی انتظام نہ کیا۔ اور دوسرے یہ کہ ایک دفعہ حج کر کے آنے والے دو افغانوں کو دوبارہ جانے کی اجازت نہیں دی گئی۔ حکومت کے سرکاری حلقوں میں اس کی سختی سے تردید کی گئی ہے۔ کہ امسال بھی حسب سابق ۸۰۰ جگہیں عرشے پر اور ۸ فرسٹ کلاس میں افغان حاجیوں کے لئے وقف تھیں۔ دراصل بات یہ ہے۔ کہ حکومت کابل خود نہیں چاہتی۔ کہ افغان لوگ پاکستان میں سے ہو کر گذریں۔ کیونکہ اسے خطرہ ہے۔ پاکستان کے اسلامی سلوک کو دیکھ کر ان پر کابل حکومت کے غلط پراپیگنڈے کا بھرم آشکار ہو جائے گا۔ ڈھاکہ اور مری سے بھی اسی قسم کی اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔

کراچی میں ثانوی تعلیم کی مہم

کراچی ۱۵ جولائی۔ حکومت پاکستان نے کراچی میں ثانوی تعلیم کی مہم کو تیز کرنے کے لئے ایک بورڈ مقرر کیا ہے۔ جس کے ۲۳ ارکان ہوں گے۔ یاد رہے کہ اس کے متعلق قانون پاک دستور ساز اسمبلی پاس کر چکی ہے۔

خان لیاقت دہلی جائیں گے

کراچی ۱۵ جولائی۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ پنڈت نہرو اور مسٹر اوون ڈکسن سے مسئلہ کشمیر پر بات چیت کے لئے وزیر اعظم پاکستان منگل کو دہلی جائیں گے۔ اس مشترکہ مجلس کا انتظام اقوام متحدہ کے نمائندہ سر اوون ڈکسن نے کیا ہے۔ جو پیر کو خان لیاقت سے مسئلہ زیر بحث پر ابتدائی بات چیت کرنے کراچی آئیں گے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ خان لیاقت دہلی میں پنڈت نہرو سے بین المملکتی اقلیتی معاہدے پر بھی بات چیت کریں گے۔

مختصرات

ایتھنز ۱۵ جولائی۔ یونان کی فوجوں کے کمانڈر انچیف نے ایک حکم دیا ہے۔ کہ چونکہ بین الاقوامی امن کی صورت حالات روبہ انحطاط ہے۔ لہذا فوجوں کے توڑنے کے متعلق تمام سکیمیں روک دی گئی ہیں۔

واشنگٹن ۱۵ جولائی۔ کل بین الاقوامی مالی فنڈ کی تعمیر و ترقی کی مجلس کی طرف سے ایک دعوت دی گئی۔ جس میں خاص مہمان پاکستان کے وزیر خزانہ تھے۔

لندن ۱۵ جولائی۔ حکومت برطانیہ نے پورٹ سمتھ کی بندرگاہ کے بحری بیڑے کے چھ بحری جہازوں میں دھماکہ ہو جانے کے معاملے کی خفیہ تحقیقات شروع کر دی ہے۔

مزدوروں کی انجمن کی کانفرنس

کراچی ۱۵ جولائی۔ ماہ دسمبر میں دارالحکومت پاکستان میں مزدوروں کی انجمنوں کی کانفرنس منعقد ہوگی جس میں کولمبو میں منعقد ہونے والی کانفرنس کے فیصلوں پر عملدرآمد کا جائزہ لیا جائے گا۔ کہ امداد باہمی کے طریقوں سے کس ملک نے کس حد تک فائدہ اٹھایا ہے۔ اور ابھی اس جدوجہد کو انجام دینے کے لئے اور کس لائحہ عمل کے اختیار کرنے کی ضرورت ہے۔ اس میں یورپ اور ایشیائی ملکوں کے کم از کم ۲۰ نمائندے شرکت کریں گے۔

عید کا چاند نظر نہیں آیا۔ کراچی ۱۵ جولائی۔ رویت ہلال کی کراچی کمیٹی نے فیصلہ دیا ہے۔ کہ مطلع ابر آلود ہونے کی وجہ سے عید کا چاند نظر نہیں آیا۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے کوآپریٹو کیپیٹل پرنٹنگ پریس وطن بلڈنگ لاہور میں طبع کرا کر عکس میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چندہ امداد درویشاں کی تازہ فہرست

(از مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس)

ذیل میں چندہ امداد درویشاں کی تازہ فہرست درج کی جاتی ہے۔ اللہ تعالےٰ ان سب بھائیوں اور بہنوں کو جزائے خیر دے۔ جنہوں نے اس کار خیر میں حصہ لیا ہے اور دین و دنیا میں ان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین احباب رمضان کے ان آخری مبارک ایام میں درویشان قادیان اور ان کے اہل و عیال کے لئے خاص طور پر دعائیں جاری رکھ کر عند اللہ ماجور ہوں۔ بعض ان میں سے بیمار ہیں اور بعض دیگر پریشانیوں میں مبتلا ہیں۔ اللہ تعالےٰ ہمارے ان بھائیوں اور ان کے عزیزوں کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

نوٹ:۔ دوست اس بات کا خیال رکھیں کہ چندہ تعمیر مکانات درویشاں چندہ امداد درویشاں سے جدا گانہ ہے اور دونوں میں خلط نہیں ہونا چاہیئے۔

(۱) والدہ صاحبہ سید اعجاز احمد و مبارک احمد صاحب چک ۷/۶ ہڑپہ ضلع منٹگمری ۵/-/-
(۲) ایم علی انور صاحب انسپکٹر سول سپلائی جمال پور ضلع میمن سنگھ مشرقی بنگال ۲/-/-
(۳) میاں محمد احسن صاحب معرفت سیکرٹری صاحب جماعت احمدیہ مردان ۵/-/-
(۴) ڈاکٹر چوہدری محمد خاں صاحب جودھپور ملتان ۱۰/-/-
(۵) بشریٰ بیگم صاحبہ بنت محمد امین صاحب صراف معرفت ڈاکٹر رحمت اللہ صاحب قلعہ صوبا سنگھ ۱۰/-/-
(۶) خواجہ عبد الغفار صاحب رتن باغ لاہور ۲/-/-
(۷) ملک نذیر احمد صاحب ڈار مشرقی افریقہ ۱۰/-/-
(۸) کیپٹن محمد حسین صاحب چیمہ ۵/-/-
(۹) سید ادریس احمد صاحب معرفت ڈاکٹر عبد اللہ صاحب اندرون یکی دروازہ لاہور ۲/-/-
(۱۰) رفاقت بیگم صاحبہ معرفت محمد طفیل صاحب محلہ شبہ سیالکوٹ ۴/۱۲/-
(۱۱) امۃ اللطیف صاحبہ بنت چوہدری محمد طفیل خاں صاحب نواب شاہ سندھ ۵/-/-
(۱۲) اہلیہ صاحبہ چوہدری محمد طفیل صاحب مذکور ۲/-/-
(۱۳) والدہ صاحبہ چوہدری عزیز احمد صاحب بذریعہ ڈاکٹر غلام مصطفیٰ صاحب لاہور ۱۰/-/-
(۱۴) بیگم صاحبہ چوہدری غلام اللہ صاحب ” ” ” ” ۱۰/-/-
(۱۵) خالدہ بیگم صاحبہ بنت چوہدری غلام اللہ صاحب ” ” ” ۵/-/-
(۱۶) فضل کریم صاحب ہیڈ ماسٹر این اے ہائی سکول بورے والا (ملتان) ۵/-/-
(۱۷) ماسٹر خدا بخش صاحب درزی نیا محلہ راولپنڈی شہر ۷/-/-
(۱۸) اہلیہ صاحبہ حکیم محمد دین صاحب سابق امیر جماعت گوجرانوالہ ۵/-/-
(۱۹) برکت بی بی صاحبہ اہلیہ ملک عبد الکریم صاحب ڈار سیالکوٹ ۱۰/-/-
(۲۰) کیپٹن ملک محمد علی صاحب کوئٹہ ۲۴/۸/-
(۲۱) سردار النساء صاحبہ رتن باغ لاہور ۵/-/-
(۲۲) عبد الرحمٰن صاحب نائب تحصیلدار نانڈلیانوالہ ضلع لائلپور ۵/-/-
(۲۳) ملک شمشیر بہادر خاں صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ نوشاب ۳۰/-/-
(۲۴) میاں محمد حسین صاحب سیکرٹری انجمن احمدیہ عبدی اپور سیالکوٹ ۲۵/-/-
(۲۵) والدہ صاحبہ چوہدری محمد اسلم صاحب سکنہ بارو ملہی بذریعہ مولوی محمد عبد اللہ صاحب اعجاز منیجر الفضل لاہور ۲۰/-/-
(۲۶) چوہدری اقبال محمد صاحب و سردار محمد صاحب تمباکو فروش ریل بازار مگھیانہ (جھنگ) ۴۰/-/-
(۲۷) ڈاکٹر فتح الدین صاحب پشاور (آئندہ دس روپے ماہوار کا وعدہ بھی موصول ہوا ہے) ۳۰/-/-
(۲۸) شیخ محمد یوسف صاحب مسجد فضل احمد لائلپور ۵/-/-
(۲۹) امۃ السلیم صاحبہ بنت چوہدری عنایت اللہ خاں صاحب بہاولپور ۵/-/-
(۳۰) امۃ القیوم صاحبہ بنت چوہدری ” ” ” ” ۵/-/-
(۳۱) طاہرہ فیروزہ صاحبہ بہاولپور سیالکوٹ ۵/-/-
(۳۲) ملک کریم بخش صاحب۔ ڈار۔ مشن روڈ۔ کوئٹہ ۱۵/-/-
(۳۳) اہلیہ صاحبہ ملک کریم بخش صاحب ڈار مذکور ۵/-/-
(۳۴) بچگان ملک کریم بخش صاحب ڈار مذکور ۵/-/-
(۳۵) والدہ صاحبہ مرحومہ سید عبد الحی صاحب آف منصوری از طرف اہلیہ صاحبہ سید عبد الحی صاحب ماڈل ٹاؤن لاہور ۵/-/-
(۳۶) والدہ صاحبہ ڈاکٹر عبد القدوس صاحب نواب شاہ سندھ ۵/-/-
(۳۷) نذیر احمد خاں صاحب (یہ دوست اپنے پتہ سے مطلع فرمائیں) ۳۰/-/-

اس کے علاوہ مندرجہ ذیل رقوم بطور فدیہ رمضان یا افطاری وغیرہ موصول ہوئی ہیں:۔

(۳۸) اہلیہ صاحبہ بابو اکبر علی صاحب مرحوم گوجرانوالہ فدیہ رمضان برائے درویشاں ۲۰/-/-
(۳۹) اہلیہ صاحبہ بابو اکبر علی صاحب مرحوم گوجرانوالہ افطاری درویشاں ۵/-/-
(۴۰) بیگم صاحبہ پیر صلاح الدین صاحب اے ای سی راولپنڈی فدیہ رمضان برائے درویشاں ۳۰/-/-
(۴۱) اہلیہ صاحبہ حکیم سید پیر احمد صاحب ہوشیارپوری حال سیالکوٹ برائے درویشاں بغرض ماہ صیام ۲۰/-/-
(۴۲) عبد الرحیم صاحب فدیہ رمضان برائے درویشاں (یہ صاحب اپنے پتہ سے مطلع فرمائیں) ۲۰/-/-
(۴۳) طاہرہ فیروزہ صاحبہ بہاولپور سیالکوٹ فدیہ برائے درویشاں ۱۰/-/-
(۴۴) اہلیہ صاحبہ محمد حیات صاحب انجنیئر اصغر مال روڈ راولپنڈی ہدیہ برائے درویشاں ۳۰/-/-
(۴۵) اہلیہ صاحبہ سید عبد الحی صاحب آف منصوری ماڈل ٹاؤن لاہور ” ” ۱۵/-/-
(۴۶) حمیدہ بیگم صاحبہ بنت سید عبد الحی صاحب آف منصوری فدیہ رمضان برائے درویشاں ۱۰/-/-

میزان ۵۶۹-۴-۰

تم ہی بتلاؤ ہے کیا ایسے گنہگار کی عید

نامرادی سے پریشان ہے نادار کی عید
کس قدر زار و زبوں ہے دل بیزار کی عید

رات بھر تیرے رُخ جلوہ فشاں پر ہی رہا
صبح دم اُف رے مرے دیدۂ بیدار کی عید

جو تیری مست نگاہی سے ہے محروم ہنوز
قابلِ دید ہے اُس دیدۂ خونبار کی عید

اشک آنکھوں میں ہیں لب خشک پسینہ رُخ پر
رشکِ ماتم ہے ترے طالبِ دیدار کی عید

عید کے دن بھی جو دُھن میں ہو کسی کافر کی
تم ہی بتلاؤ ہے کیا ایسے گنہگار کی عید

خود بخود یوں مری آنکھوں سے ہیں بہتے آنسو
جیسے غمخوار سے ملکر کسی غمخوار کی عید

میرے خلّاقِ محبت یہ تجھے کیا معلوم
کیسی گذری ہے ترے ثاقب بیمار کی عید

ثاقب زیروی

امتحان میں نمایاں کامیابی

برادرم ثاقب زیروی صاحب رکن ادارہ الفضل نے امسال بی۔اے کا امتحان دیا تھا۔ خدا تعالےٰ کے فضل سے آپ باعزاز کامیاب ہوئے ہیں۔ اللہ تعالےٰ مبارک کرے اور مزید دینی و دنیوی ترقیات عطا فرمائے۔ آمین (مسعود احمد)

درخواست دعا:۔ مشرقی افریقہ کے مندرجہ ذیل اصحاب مختلف عوارض سے بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں:۔

(۱) بابو غلام محمد صاحب نیروبی (۲) مولوی عبد الکریم صاحب شرما مبلغ مشرقی افریقہ
(۳) فاروق احمد ابن چوہدری مختار احمد صاحب (۴) حنیفہ بنت چوہدری عنایت اللہ صاحب
(۵) چوہدری عنایت اللہ صاحب مبلغ مشرقی افریقہ

(قائمقام وکیل التبشیر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ ـــــ الفضل ـــــ لاہور

۱۶ جولائی ۱۹۵۰ء

عید ـــــ اللہ تعالیٰ کا انعام

"الفضل" کے پاکستان میں آنے کے بعد یہ تیسری عید الفطر ہے اور تقسیم کے آخری اعلان کے بعد چوتھی تقسیم کے آخری اعلان کے بعد پہلی عید الفطر اعلان کے دوسرے دن ہوئی تھی۔ ادھر عید کا چاند دیکھا جا رہا تھا۔ قادیان میں مسجد اقصیٰ میں وداع رمضان کی دعا مانگی جا رہی تھی۔ اور ادھر اعلان ہو رہا تھا کہ مسلم اکثریت کا ضلع گورداسپور بھی بجز تحصیل شکر گڑھ کے مشرقی پنجاب کو تفویض کر دیا گیا ہے۔ سینکڑوں عیدیں آئیں اور گئیں مگر مسلمانوں کے لئے خاصکر ضلع گورداسپور کے مسلمانوں کے لئے یہ عید بھی ہمیشہ یادگار رہے گی۔ ہر مسلمان جس نے مشرقی پنجاب میں رہتے ہوئے وہ عید دیکھی ہے۔ اس کی زندگی میں ہر عید الفطر اس کی یاد تازہ کرتی رہے گی۔ اور ممکن ہے کئی پشتوں تک یاد رہے۔

آج ہم نے آنے والی عید الفطر کے لئے قلم پکڑا ہی تھا کہ معاً دل میں ایک کسک کے ساتھ اس عید کا نقشہ آنکھوں کے سامنے پھر گیا۔ قادیان کی اداس فضا نے دل پکڑ لیا۔

آہ وہ عید! ایک طرف جذبات کا یہ عالم تھا کہ کسی کا افطار کو بھی جی نہیں چاہتا تھا۔ بس اب روزہ ہے تو روزہ ہی رہے دوسری طرف شریعت کا حکم کہ رویت ہلال ہو جائے تو افطار ہو جانی چاہیئے۔ مگر آخر جی کو ہارنا پڑا

سر تسلیم خم ہے جو مزاج یار میں آئے

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے منادی کروا دی کہ عید اللہ تعالیٰ کا انعام ہے کفران نعمت نہ ہو۔ ہر حال میں مطمئن رہنا ہی مومن کی نشانی ہے۔ عید حسب معمول منائی جائے۔ منادی کا ہونا تھا کہ قادیان دار الامان کی گلیاں مسرت اور خوشی سے بھر گئیں۔

قلم اٹھاتے وقت دل میں جو کسک اٹھی تھی اب معدوم ہو گئی ہے۔ عید اللہ تعالیٰ کا انعام ہے کفران نعمت نہیں ہو گا عید منانا ہی ہو گی۔

اللہ تعالیٰ کے بندے بھی کیا نعمت ہوتے ہیں۔ ایک جملے سے دل کی کائنات ہی بدل کر رکھ دیتے ہیں۔ انسان سنگسار بھی ہو رہا ہو تو مسکرا دیتا ہے۔ اے رب العالمین جس تیرے بندے نے ایک پیارے فقرے سے ہماری غم و الم کے کانٹوں سے بھری ہوئی عید کو پھولوں کا دامن بنا دیا تھا۔ جو ہماری ہر عید الفطر کی کسک کو اب بھی خوشی و مسرت میں تبدیل کر دیتا ہے۔ اے رحیم و کریم خدا اس کی عید کو بھی تو خوشی و مسرت سے بھرپور کر دے۔ اور اس کے مبارک سایہ کو ہماری بہت سی آنے والی عیدوں میں ہمارے سر پر قائم رکھ۔ آمین ثم آمین

تبلیغ اسلام اور مسلمان

جس دن مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دعوےٰ کیا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدوں کے مطابق اسلام کو ادیان باطلہ پر غالب کرنے کے لئے مبعوث و مامور فرمایا اس دن سے علمائے اسلام کی اکثریت بجائے اس کے کہ اسلام کے قافلہ کو آگے بڑھانے میں آپ کی مدد کرتی الٹا آپ کے راستہ میں طرح طرح کی روکاٹ پیدا کرنے میں مصروف ہوئی۔ آج ہم دیکھ رہے ہیں کہ تبلیغ اسلام کی جو بھی جدوجہد غیر احمدی حلقوں کی طرف سے ہوتی ہے۔ وہ "احمدیت کی مخالفت" پر منتج ہوتی ہے۔ احمدیوں کے علاوہ جتنے بھی علمائے اسلام کہلانے والے لوگ ہیں وہ بجائے اس کے کہ اپنے طور پر اپنے اپنے اعتقادات کے مطابق تبلیغ اسلام کرتے۔ انہوں نے احمدیت کی مخالفت کو ہی تبلیغ اسلام سمجھ لیا۔ اکثر علمائے اسلام نے تو کھلم کھلا اپنی زندگیاں مخالفت احمدیت میں لگا رکھی ہیں لیکن بعض جو ذرا ہوشیار ہیں۔ انہوں نے باریک تر طریقے اختیار کر رکھے ہیں۔

آخر الذکر میں سے ایک مودودی صاحب ہیں۔ آپ نے جب دیکھا کہ احمدیت بڑھتی ہی جاتی ہے تو احمدیت کی نقل میں ایک جماعت کی بنیاد رکھ دی۔ لیکن چونکہ آپ کی زندگی کا اکثر حصہ سیاسیات میں صرف ہوا ہے آپ نے ان لوگوں سے متاثر ہو کر جو اسلام کو سراسر سیاست ثابت کر رہے تھے۔ مثلاً سر اقبال۔ مولوی عبید اللہ صاحب سندھی وغیرہ۔ ایک سیاسی نظریہ وضع فرمایا اور قرآن کریم کی آیات کو متن سے علیحدہ کر کے اپنے سیاسی اسلام کے نظریہ کی تائید میں پیش کرنے لگے۔ ہم نے الفضل میں آپ کی اس جسارت کو کئی بار مثالوں سے واضح کیا ہے۔ (ملاحظہ ہو الفضل ۱۷ مارچ ۱۹۵۰ء) لیکن ہم یہاں اشارۃً صرف یہ عرض کرنا چاہتے ہیں کہ آپ نے کس طرح احمدیت پر باریک طریقوں سے حملے فرمائے ہیں۔

آپ نے اپنے "رسالہ دینیات"، "رسالہ جہاد فی سبیل اللہ"، "رسالہ احیاء تجدید دین" خاصکر آخری رسالہ میں احمدیت کو پیش نظر رکھ کر الامام المہدی اور مجدد کا خود ساختہ نظریہ پیش کیا ہے۔ اور بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کو اور آپ پر ایمان لانے والوں کو "پست خیال" کا عالی نہ خطاب عطا فرمایا ہے۔ احمدیت کی اس طرح خفی و جلی مخالفت میں آپ نے نہ صرف اپنے استکبار کا اظہار فرمایا ہے۔ بلکہ بعض وقت استہزاء کا ہتھیار بھی استعمال کیا ہے۔

یہ تو خیر ایک عالم دین کہلانے والے کی نفسیات کا تجزیہ ہے مگر جو حقیقت ہم پیش کرنا چاہتے ہیں وہ یہ ہے کہ ہندوستان کے علمائے اسلام نے خواہ پرانے علوم کے مالک تھے یا جدید مغربی علوم کے ماہر تقریباً ہر ایک نے گزشتہ ساٹھ سال کے عرصہ میں تبلیغ اسلام کا مطلب صرف احمدیت کی مخالفت کو ہی قرار دیا ہے۔ اور ان کی تمام تر تبلیغی جدوجہد مخالفت احمدیت کے مرکز کے گرد ہی گھومتی رہی ہے۔ یہی نہیں بلکہ برعظیم ہند کے غیر احمدی علماء اگر باہر بھی تبلیغ کے دعوے لے کر نکلے ہیں تو وہاں بھی اس لئے کہ احمدیت کی مخالفت کی جائے۔ اسلامی ممالک سے تو احمدیت اور بانیٔ احمدیت کے خلاف کفر کے فتوے بھی حاصل کئے گئے۔

حال ہی میں احراریوں نے اپنی غدارانہ نقل و حرکت پر پردہ ڈالنے کے لئے احمدیت کے خلاف جو شور و شغب بپا کیا ہے تو تمام مخالف علمائے اسلام نے دیدہ و دانستہ ملک و قوم کے مفاد کو پس پشت ڈال کر تبلیغ اسلام یعنی احمدیت کی مخالفت میں ان کی ہر طرح سے مدد فرمائی ہے۔ یہاں تک کہ مودودی صاحب کی جماعت کے علماء اور ادیب بھی ظاہر اور مخفی طور پر اس شور و شغب میں حصہ لیتے رہے ہیں علاوہ ازیں جابجا "تحفظ ختم نبوت" کی خیالی مجلسیں قائم کروائی گئی ہیں۔ ۲۸ جون کے اخبار "آزاد" میں صدر کسی احراری آفس سیکرٹری کا ایک بیان شائع ہوا ہے۔ جس میں کہا گیا ہے کہ احراری "احمدیت" کی مخالفت کے لئے انگلستان۔ انڈونیشیا۔ وغیرہ ممالک میں بھی مبلغ بھیجیں گے اس بیان میں روزنامہ "زمیندار" اور روزنامہ "مغربی پاکستان" کی بھی تعریف کی گئی ہے۔ کہ کس طرح انہوں نے اس تبلیغی مہم میں احراریوں کا ساتھ دیا ہے۔ اور پریس اور علماء سے آئندہ بھی ساتھ دینے کی استدعا کی گئی ہے۔

یہاں ہم نے صرف یہ دکھانا ہے کہ گزشتہ ساٹھ سال کے عرصہ میں برعظیم ہند کے علمائے اسلام کے تبلیغی کام کا ماحصل صرف مخالفت احمدیت ہی ہے۔ لیکن

احمدیہ جماعت اس تمام مخالفت کے باوجود ایک طرف تو خود برعظیم ہند میں اعتقادی فتح حاصل کرتی چلی گئی ہے۔ تو دوسری طرف اس نے دنیا کے تمام کناروں پر اسلامی تبلیغی مشن کھول دیئے ہیں اور عیسائیت اور الحادی مغرب کے دل میں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا گاڑ دیا ہے۔ ہم آج یہاں مصر کے اخبار "الفتح" کا ایک حوالہ پیش کرتے ہیں۔ اس سے اہل بصیرت اندازہ کر سکیں گے کہ اسلامی سیاسی جماعتوں نے ہی نہیں بلکہ تمام قسم کی اسلامی جماعتوں نے جماعت احمدیہ کے مقابل میں "صفر" کام کر کے بھی نہیں دکھایا۔ اور اگر ان کی مخالفانہ جدوجہد کو دیکھا جائے تو کہنا پڑے گا کہ ان کا کام "منفی" ہے۔ مصری اخبار "الفتح" لکھتا ہے

"میں نے بغور دیکھا تو قادیانیوں کی تحریک حیرت انگیز پائی۔ انہوں نے بذریعہ تقریر و تحریر مختلف زبانوں میں اپنی آواز بلند کی ہے

(باقی دیکھیں صفحہ ۸ پر)

کوائف ربوہ

۵۰/۷/۸ کو ربوہ میں دوپہر کے وقت خوب بارش ہوئی۔ بارش کے ساتھ ہوا اس قدر تیز تھی کہ چند مکانوں کی دیواریں گر گئیں

۵۰/۷/۱۰ کو رات کے پونے دس بجے زلزلے کے دو جھٹکے محسوس ہوئے۔ پہلے کی نسبت دوسرا شدید تھا۔ اس دفعہ مرکزی مسجد میں آٹھ احباب اعتکاف بیٹھے ہیں۔

(جنرل سیکرٹری ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مومن کی عید

ہر روز جماعت احمدیہ کیلئے روز عید ہو سکتا ہے

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا آج سے پچیس برس قبل کا ایک خطبہ عید

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ۲۵ اپریل ۱۹۲۵ء کو حسب ذیل خطبہ عید الفطر مسجد اقصیٰ قادیان میں ارشاد فرمایا۔

آج ہم اس جگہ اس لئے جمع ہوئے ہیں کہ

عید کا دن

ہے۔ اور عید کا دن مسلمانوں کے دلوں میں خوشی اور انبساط کی لہر پیدا کر دیتا ہے۔ لیکن کیا عید کے دن خوشی اس سبب سے ہے اور اس وجہ سے ہے کہ اس دن کے آنے پر لوگوں کو کچھ مل جاتا ہے۔ کیا اس دن انعامات تقسیم ہوتے ہیں۔ کیا اس دن کوئی جاگیریں ملتی ہیں۔ ان میں سے کوئی بات بھی نہیں۔ بلکہ عام طور پر لوگوں کو اس دن کچھ نہ کچھ خرچ کرنا پڑتا ہے۔ مگر باوجود اس کے لوگ خوش ہوتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ آج

خوشی کا دن

ہے۔ یہ بات ہمیں دو سبق دیتی ہے۔ جن میں سے ایک تو ظاہری سبق ہے اور ایک باطنی۔

ظاہری سبق

اس سے یہ ملتا ہے کہ انسان کی فطرت خدا تعالیٰ نے ایسی بنائی ہے کہ اگر وہ چاہے تو اپنے لئے آپ خوشی کے سامان پیدا کر سکتا ہے اور اگر چاہے تو اپنے لئے غم کے سامان پیدا کر سکتا ہے۔

ہم کیوں خوش ہوتے ہیں؟

اگر ہم اس کا ظاہری جواب دینا چاہیں تو ایک ہی ہے۔ اور وہ یہ کہ ہم اس لئے خوش ہوتے ہیں۔ کہ ہم نے فیصلہ کر لیا ہے کہ آج خوش ہوں گے۔ اس لئے خوش ہو جاتے ہیں۔ اور اگر یہ فیصلہ کرتے کہ غمگین ہوں گے۔ تو بغیر کسی باعث کے غمگین ہو جاتے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمایا کرتے تھے۔ اگر کوئی رونی صورت بنا لے۔ تو واقعہ میں تھوڑی دیر کے بعد رونے لگ جائے گا۔ اور اگر کوئی ہنسی کی صورت بنا لے تو واقعہ میں خوش ہو جائے گا۔ یہ ایسی سچائی ہے کہ کوئی شخص بھی اس کا انکار نہیں کر سکتا ہم روزانہ دیکھتے ہیں ایک شخص مجلس میں آتا ہے۔ جو دوسروں کو دیکھ کر ہنسنے لگتا ہے...

انسانی فطرت

میں خدا تعالیٰ نے یہ مادہ رکھا ہے۔ کہ اگر وہ ارادہ کرے کہ غم نہیں کروں گا۔ تو خوش ہو جاتا ہے اور اگر ارادہ کرے کہ غمگین ہوں گا تو غمگین ہو جاتا ہے بغیر کسی اس قسم کی بات کے کہ اسے انعام ملا ہو یا جاگیر ملی ہو یا کامیابی ہوئی ہو۔ وہ کہتا ہے میں خوش ہوں گا۔ اور وہ خوش ہو جاتا ہے اسی طرح بغیر اس کے کہ اس کا کوئی عزیز مرا ہو۔ یا اسے کوئی ناکامی ہوئی ہو۔ یا کوئی اور صدمہ پہنچا ہو۔ وہ کہتا ہے کہ میں غمگین ہوں گا۔ اور فوراً اس کا دل غم سے بھر جاتا ہے۔ اور بہت دفعہ اس کے آنسو جاری ہو جاتے ہیں۔

ہماری جنت اور ہمارا دوزخ

ہمارے اپنے اختیار میں ہے۔ ہم چاہیں تو اپنے لئے جنت بنا لیں۔ اور چاہیں تو اپنے لئے دوزخ تجویز کر لیں۔ خدا تعالیٰ نے ہمارے دل میں یہ طاقت رکھ دی ہے کہ ہم جب چاہیں دوزخ تیار کر لیں۔ اور جب چاہیں جنت بنا لیں اور پھر فرمایا۔ یہی وجہ ہے کہ کئی بار قرآن کریم میں یہ بیان ہوا ہے۔ کہ جنت اور دوزخ انسان اپنے اعمال سے تیار کرتا ہے۔ جبکہ یہ بات ہمیں دنیا کی ہر چیز میں نظر آتی ہے تو پھر ہمیں ایک بات یاد رکھنی چاہیئے۔ اور وہ یہ کہ

اگر ہم کامیاب ہونا چاہتے ہیں

تو ہماری کامیابی کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ ہماری ہمتیں بلند ہوں ہمارے حوصلے وسیع۔ ہمارے ارادے عظیم الشان ہوں۔ کیونکہ کوئی قوم جو عظیم الشان امید، نہایت وسیع امنگ اور اپنے آپ پر پورا بھروسہ نہیں رکھتی۔ وہ کامیاب نہیں ہوا کرتی۔ وہ قوم جو اپنے دل میں اپنی ناکامی یا موت کا فیصلہ کر لیتی ہے۔ وہ ظاہر میں کبھی غالب نہیں ہو سکتی۔ خواہ وہ کتنی ہی بہادر کتنی ہی جری اور کتنی ہی زبردست کیوں نہ ہو۔ برخلاف اس کے وہ قوم جو اپنے دل میں فیصلہ کر لیتی ہے کہ مجھے دنیا میں غالب ہونا ہے وہ ضرور غالب ہو کر رہتی ہے۔ خواہ بظاہر کتنی ہی کمزور کتنی ہی قلیل اور کتنی ہی ادنیٰ حالت میں ہو....

پس آج میں دوستوں کو اس امر کی طرف توجہ دلاتا ہوں کہ ہم جب چاہیں رمضان کا آخری عشرہ اور لیلۃ القدر بنا سکتے ہیں۔ اسی طرح میں آج کہتا ہوں کہ عید بنانا ہمارے اختیار میں ہے۔ جب ہم چاہیں عید بنا سکتے ہیں۔ کیونکہ عید ہمارے قلب میں پیدا ہوتی ہے۔ اگر ہم فیصلہ کر لیں کہ

ہر روز عید

منائیں تو دنیا کی کوئی طاقت نہیں جو ہمارے اس فیصلہ کو مٹا سکے۔ کیونکہ اس زمانہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے ہمیں عید دی گئی ہے۔ اور خدا تعالیٰ کی دی ہوئی چیز میں اتنی طاقت ہوتی ہے کہ کوئی طاقت اسے مٹا نہیں سکتی۔ پس جبکہ ہم نے خدا تعالیٰ کے مامور اور مرسل کو قبول کیا ہے۔ اور جب کہ اس کے نبی کی بیعت کی ہے۔ اور اس کے اتباع میں داخل ہوئے ہیں۔ اور جبکہ ہم دیکھتے ہیں۔ کہ اس کی معرفت ہمیں عظیم الشان کامیابیاں حاصل ہو چکی ہیں۔ تو پھر کوئی طاقت نہیں جو ہمیں پیس سکے اور کوئی وجہ نہیں کہ ہمارے دل غمگین ہو سکیں۔ میں یہ نہیں کہہ سکتا۔ کہ آئندہ مشکلات نہیں ہوں گی۔

مشکلات ہونگی

اور اس سے زیادہ ہوں گی۔ جتنی اب تک ہو چکی ہیں۔ اور جتنی اب تک قربانیاں کی گئی ہیں۔ اس سے بہت زیادہ آئندہ کرنی پڑیں گی۔ لیکن جس طرح باوجود اس کے کہ عید کے دن روپیہ خرچ کرنا عید کی خوشی کو زائل نہیں کر دیتا۔ اسی طرح کوئی وجہ نہیں۔ کہ غم اور مشکلات اور تکالیف حضرت مسیح موعودؑ کے زمانہ کو ہمارے لئے عید کا زمانہ نہ بننے دیں اگر ہم عید کے طور پر اس زمانہ کو ماننا چاہیں تو کوئی نہیں جو ہمیں اس سے روک سکے۔ پس میں دوستوں کو کہتا ہوں کہ اس عید کے منانے کے لئے اپنے دل میں فیصلہ کر لو۔ اور جب تم یہ فیصلہ کر لو گے کہ

ہم مسیح موعودؑ کے زمانہ کو عید کی طرح منائینگے

تو پھر تم دیکھو گے کہ آج جو مشکلات تمہیں نظر دیتی ہیں اس ارادہ کے بعد نہیں نظر آئیں گی اور وہ فکر اور غم جو اب تمہیں ... نے ہیں۔ وہ اس ارادہ کے بعد نہیں ڈرائیں گے اور وہ مشکلات جو پہاڑوں کی مانند نظر آتے ہیں۔ اس ارادہ کے بعد تنکہ کے برابر بھی حقیقت نہ رکھیں گے

دوسرا سبق ہمیں عید سے یہ ملتا ہے۔ کہ کوئی عید بغیر قربانی کے نہیں حاصل ہو سکتی اگر ہم علاوہ اس وجہ کے جو اوپر بیان کی گئی ہے کہ ہم خوش ہونا چاہتے ہیں۔ یہ دیکھیں کہ

خدا نے عید مقرر کیوں کی ہے

تو یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ جب ہم خدا تعالیٰ کے حکم کے ماتحت کھانا پینا چھوڑتے ہیں۔ تو اس کے بعد عید میسر آتی ہے۔ گویا ظاہری عید نفس کی طرف سے آتی ہے اور اصل عید خدا تعالیٰ کی طرف سے آتی ہے اور وہ قربانیوں کے بعد آتی ہے۔ پس اگر تم حقیقی عید دیکھنا چاہتے ہو تو اس کے لئے ایک ہی رستہ ہے کہ سچی قربانیاں کرو۔ خدا تعالیٰ کے دین کی خدمت اس کے کلمہ کے اعلاء کے لئے اس کی طرف سے جو صداقت آئی ہے اس کے پھیلانے کے لئے اپنی جان اپنے مال اپنے اوقات۔ اپنے علوم اپنے خیالات اپنی امنگوں اپنے رشتہ داروں اپنے قریبیوں اپنے نفوس کو قربان کرنا چاہیئے.. کیونکہ۔

بغیر قربانی کے کوئی عید نہیں

اور جتنی بڑی قربانی ہو۔ اتنی ہی بڑی عید ہوتی ہے۔ دیکھو جو لڑکا پانچ سال قربانی کرتا ہے۔ اس کے لئے پرائمری کی عید ہوتی ہے اور جو دس سال قربانی کرتا ہے اس کے لئے انٹرنس کی اور جو چودہ سال قربانی کرتا ہے اس کے لئے بی اے کی عید ہوتی ہے۔ پس جتنی بڑی قربانی ہو۔ اتنی ہی بڑی عید ہوتی ہے ہمیں بھی چاہیئے کہ اس بڑی عید کے لئے پوری تیاری کریں اپنے مال اپنے نفوس غرض اپنی ہر ایک چیز کو خدا ہی کی سمجھیں۔ اور سمجھیں کیا پہلے ہی جو کچھ ہے۔ خدا کا ہے۔ ہم جب یہ کہیں گے۔ کہ

ہمارا سب کچھ خدا کے لئے ہے

تو یہ صرف صداقت کا اقرار ہوگا۔ یہ کوئی نئی قربانی نہ ہوگی بلکہ ایک جھوٹ کا چھوڑنا ہوگا کیونکہ جب ہم یہ سمجھتے تھے کہ یہ مال ہمارا ہے۔ تو وہ ہمارا نہ تھا بلکہ خدا ہی کا تھا۔ کیونکہ اسی کی طرف سے ملا تھا۔ مگر ہم احسان فراموش تھے۔ جو دینے والے کو بھول گئے تھے اور جب ہم یہ کہتے ہیں کہ یہ سب کچھ خدا ہی کا ہے تو اسبات کا اقرار کرتے ہیں کہ اسی نے دیا ہے اور یہ کوئی قربانی نہیں۔ بلکہ جھوٹ کو چھوڑ کر سچ کو اختیار کرتا ہے۔ پس میں جہاں اپنی جماعت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کو اس بڑی عید کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ وہاں یہ بھی کہتا ہوں کہ اس کے لئے

بڑی بڑی قربانیاں

بھی کرنا چاہئیں۔ مجھے بڑا تعجب آتا ہے۔ جب میں سنتا ہوں کہ جماعت پر بوجھ بہت بڑھ گیا ہے۔ بڑی قربانیاں ہو گئی ہیں کیونکہ جو کچھ ہونا چاہئیے تھا میرے نزدیک اس کے مقابلہ میں کچھ بھی نہیں ہوا۔ دیکھو اگر ایک کمزور اور نحیف آدمی کو اٹھا کر چارپائی پر بھی بٹھایا جائے گا۔ تو وہ کہے گا۔ میں تھک گیا ہوں۔ مگر اس کا یہ مطلب نہیں ہوگا۔ کہ اس نے کوئی بڑا کام کیا ہے اسی طرح جب کہا جاتا ہے کہ بڑی قربانیاں ہو گئی ہیں۔ تو میں یہ کہنے کو تو تیار ہوں۔ کہ یہ کہنے والے تھک گئے ہیں۔ مگر یہ نہیں کہہ سکتا کہ انہوں نے کوئی بڑا کام بھی کیا ہے اور انہیں تھکنے کا حق بھی تھا۔ بے شک وہ تھکان محسوس کرتے ہیں۔ مگر بوجہ اپنی کمزوری اور کم ہمتی کے۔ نہ کہ بوجہ کام کے۔ اور اس وجہ سے تھکنے والوں کو کام لینے والا چھوڑ نہیں سکتا۔ بیمار کا یہ کام نہیں کہ اپنی کمزوری کو پیش کر کے کام کرنے سے جی چرائے بلکہ اس کا کام ہے کہ بیماری کا علاج کرائے پس یہ ایک وسوسہ ہے۔ جو بعض لوگوں کے دلوں میں پیدا ہو گیا ہے۔ کہ انہوں نے قربانی کی ہے۔ ہرگز انہوں نے کوئی ایسی قربانی نہیں کی۔ جسے قربانی کہا جا سکے۔ اگر تم حقیقی عید حاصل کرنا چاہتے ہو۔ تو اس کے لئے ایسی قربانی کرو۔ جس کی نظیر پہلے زمانوں میں نہ مل سکتی ہو۔ حتیٰ کہ صحابہ میں بھی نہ ملتی ہو۔ کیونکہ اس زمانہ میں جو کام تمہارے سپرد کیا گیا ہے۔ وہ اس زمانہ کے کام سے بہت بڑا ہے۔ تمہارا کام

شیطان کو کچلنا

ہے اور ایسے زمانہ میں حضرت مسیح موعود کو خدا تعالیٰ نے مبعوث کیا ہے۔ جب کہ تمام دنیا کے لوگوں کے دلوں پر شیطان نے قبضہ کیا ہوا ہے۔ پھر تم کمزور اور مفتوح ہو اور جن لوگوں کے دلوں پر تم نے قبضہ کرنا ہے۔ وہ فاتح اور طاقتور ہیں۔ اس حالت میں شیطان کو مٹانے کا کام کسی نبی کی جماعت کے سپرد نہیں کیا گیا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے یہ کام مقرر تھا۔ مگر آپ کی دوسری بعثت میں یہ کام ہونا تھا۔ نمونۃً کام ہو گا۔ تو آپ کی ہی قوت قدسی کے ذریعہ۔ مگر پہلے نہیں ہوا۔ پہلے ظہور کے وقت آپ کے سپرد یہ کام نہ کیا گیا تھا

جو اب کیا گیا ہے۔ پس اس کام کے لئے جس قربانی کی ضرورت ہے۔ وہ اپنی مثال پہلے زمانہ میں نہیں رکھتی۔ مگر ہماری قربانیاں ابھی حضرت مسیح کے زمانہ کی قربانیوں جتنی بھی حقیقت نہیں رکھتیں۔ پس میں دوستوں کو توجہ دلاتا ہوں کہ اپنے نفوس کو اس قربانی کے لئے تیار کرو۔ جس کی نظیر پہلے نہیں مل سکتی اور جس کے بغیر

حقیقی عید

نہیں حاصل ہو سکتی۔ خدا تعالیٰ نے ہمارے لئے اپنے فضل سے دونوں عیدیں دکھائیں۔ وہ عید بھی جو اپنے نفسوں سے پیدا ہوتی ہے اور وہ بھی جو خدا تعالیٰ کی طرف سے آتی ہے اس کے ساتھ ہی میں اپنے دوستوں کو اس امر کی طرف بھی توجہ دلاتا ہوں کہ یہ زمانہ

اشاعت کا زمانہ

ہے مگر کوئی اشاعت اس وقت تک فائدہ دے سکتی ہے۔ جب تک اسے قبول کرنے کے لئے قلوب تیار نہ ہوں۔ مگر مجھے افسوس ہے کہ بعض دوستوں کا خیال ہے کہ اشاعت کے معنی ہیں لیکچر دیئے جائیں۔ حالانکہ لیکچر دینے کا کوئی فائدہ نہیں ہو سکتا۔ جب تک اسے قبول کرنے کے لئے قلوب تیار نہ ہوں جتنے لیکچر اب تک ہو چکے ہیں۔ اتنے کسی نبی کے زمانہ میں نہیں ہوئے ہوں گے۔ مگر ان کا اثر اتنا ظاہر نہیں ہوا۔ جتنا ہونا چاہیئے تھا۔ جس کی وجہ یہ ہے کہ سننے والوں میں سے ہر ایک یہ سمجھتا ہے کہ یہ باتیں دوسروں کے لئے ہیں۔ اس وجہ سے سب کے سب خالی رہ جاتے ہیں اور کسی کے برتن میں بھی پانی نہیں پڑتا۔ دوستوں کو چاہیئے کہ اپنی حالتوں میں تغیر کریں اور یہ یقین رکھیں کہ جو بات بتائی جاتی ہے وہ ان کے لئے ہوتی ہے

اس کے بعد اب میں

دعاء

کرتا ہوں سب احباب اس میں شامل ہوں خدا تعالیٰ اپنے فضل سے ایسی اصلاح کر دے جو اس زمانہ کے کام کے لئے ضروری ہے اور جو خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ اس کے سچے پیارے اور مقرب بندوں میں ہونی چاہیئے۔

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ الفضل خود خرید کر پڑھیں اور زیادہ سے زیادہ اپنے غیر احمدی دوستوں کو پڑھنے کیلئے دیں

شب قدر

ہم میں کس نے آج شب فتنہ نیا جگا دیا
رُخ سے نقاب اٹھا دیا شوق لقا بڑھا دیا

پھر وُہی لن ترانیاں پھر ہیں وُہی تجلیاں
پھر سے جمالِ طور کا نقشہ یہاں جما دیا

عرشِ بریں سے آن کر خانۂ دل میں بس گئے
غنچۂ ناشگفتہ کو رشکِ چمن بنا دیا

بادِ نسیم چل پڑی رحمتِ حق لئے ہوئے
ٹوٹے ہوئے دلوں کو پھر مژدۂ جانفزا دیا

رات کچھ ایسی شان سے تو نے سجائی کائنات
تارے بھی جگمگا اٹھے چاند بھی مسکرا دیا

کشمکشِ حیات میں لغزشِ پا نہ تھی بعید
آپ نے آسرا دیا میرا قدم جما دیا

حسنِ ازل تھا آج رات جوش کرم سے لالہ رُخ
میں نے بھی سر جھکا دیا دامنِ دل بڑھا دیا

بحرِ گناہ میں اے نصیر غرق تھی کشتیٔ حیات
آپ وہ ناخدا بنے پار اسے لگا دیا

نصیر احمد امیر بہیرہ سی

نتیجہ امتحان یونیورسٹی تعلیم الاسلام کالج لاہور

مندرجہ ذیل طلباء پاس ہوئے ہیں ..

ایف ۔ اے

	نمبر حاصل کردہ
ظفر احمد	۳۲۲
مشتاق احمد چودھری	۲۷۶
چودھری عزیز احمد ۔	۲۹۷
عبدالرشید قریشی ۔	۳۲۳
مرزا لطف الرحمٰن انور	۲۸۸
محمد نسیم خاں	۲۷۸
منور احمد بھٹی	۲۸۲
میر ظفر الٰہی ۔	۲۷۸
محمد اسحاق منصور	۲۸۵

کمپارٹمنٹ

مبارک احمد خاں	ہسٹری
رانا ممتاز حسین ۔	انگریزی

ایف ۔ ایس ۔ سی

رشید عالم	۲۵۳
محمد سعید احمد	۲۳۵
نور الدین امجد	۳۰۵
سید ناصر احمد شاہ	۲۷۸
سید محمد خیر البشر محمود	۳۷۹
چودھری محمد نصر اللہ	۲۸۷
مرزا خورشید احمد	۲۹۵
آصف حسن شیخ	۲۶۷
امان اللہ خاں	۲۶۲

بی ۔ اے

	نمبر حاصل کردہ
مجید اختر احمدی ۔	۱۹۸
چودھری محمد علی خاں ۔	۲۷۷
چودھری منیر احمد	۲۵۹
فضل الٰہی (ننگلی)	۲۰۴

دوبارہ شمولیت

عبدالحکیم خاں ۔	انگریزی ۔ پولیٹیکل سائنس (ہسٹری)
مصلح الدین بنگالی ۔	انگریزی ۔ اردو
احمد الدین ۔	انگریزی ۔ اردو
کرامت اللہ ۔	انگریزی اکنامکس
میاں جمیل الدین	انگریزی ۔ اکنامکس (ڈسٹنکشن)

بی ۔ ایس ۔ سی

چودھری رفیق احمد ساہی	۱۹۵
محمد اکرم	۲۳۶
چودھری محمد امجد	۲۶۹

کمپارٹمنٹ

ابو ظفر محمد اسمٰعیل ۔	کمسٹری
نور الدین احمد ۔	کمسٹری
محمد اقبال فائق	انگریزی اور کمسٹری
مشتاق احمد	فزکس کمسٹری

ان کے علاوہ مندرجہ ذیل طلباء نے بوساطت کالج پرائیویٹ امتحان پاس کیا ہے ۔

ایف ۔ ایس ۔ سی ۔ شہزاد احمد خاں	۳۱۲
بی ۔ ایس ۔ سی ۔ اخوند فیاض احمد	۲۶۶

(ح ۔ ۸)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آزاد کے ایک مطالبہ کا جواب

علمائے امت کے نزدیک "لا نبی بعدی" کے معنے

(از مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس ناظر تالیف و تصنیف سلسلہ عالیہ احمدیہ ربوہ)

کذب بیانی اور افترا پردازی میں احراری اخبار "آزاد" کی دنیا میں مثال تلاش کرنا بے سود ہے۔ گذشتہ سال سے جماعت احمدیہ کے خلاف جس آزادی سے آزاد نے جھوٹ اور افترا پردازی کی ہے اس سے صاف ظاہر ہے کہ احرار کو نہ تو خوف خدا ہے نہ مخلوق خدا سے شرم کا احساس انہوں نے جماعت کے خلاف از خود الزامات تراشے اور انہیں پبلک کے سامنے ایسے رنگ میں پیش کیا گویا وہ ناقابل تردید واقعات ہیں۔ اسی طرح انہوں نے جماعت احمدیہ کی طرف غلط عقائد منسوب کرکے لوگوں کو اشتعال دلایا۔ ایسے امور کے متعلق ہم انشاء اللہ بعد میں لکھیں گے۔

اس وقت ہم ایک مضمون کے جواب میں ایک دو باتیں لکھنا چاہتے ہیں۔ جو آزاد مؤرخہ ۔ا جولائی ۱۹۵۰ء میں زیر عنوان "الفضل کا دجل" شائع ہوا ہے۔ مضمون نگار لا نبی بعدی کے ذکر میں لکھتا ہے کہ:-

"اخبار الفضل کا ایڈیٹر عربی سے بالکل ناواقف ہے۔ کیونکہ علم نحو و منطق کا قاعدہ ہے کہ جب نکرہ نفی کے بعد واقعہ ہو تو ایک ایک فرد کی نفی ہوتی ہے جب ایک ایک فرد کی نفی ہوگی تو افضل اور غیر افضل کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔"

اگر لا نبی بعدی سے مراد یہی ہے تو یہ نفی ہر قسم کے نبی کے آنے کو مانع ہوگی۔ نہ کوئی نیا نبی آسکے گا اور نہ پرانا۔ اس صورت میں "آزاد" بتائے کہ کیا وہ حضرت عیسےٰ کے دوبارہ آنے کا قائل نہیں ہے؟ اگر ہے تو لا نبی بعدی کے مذکورہ بالا معنی کے مطابق عیسےٰ علیہ السلام کا دوبارہ آنا کیونکر صحیح ہو سکتا ہے۔

دوسرے اگر علم نحو و منطق کا یہی قاعدہ ہے جو آزاد میں شائع ہوا ہے تو وہ مندرجہ ذیل احادیث کا مطلب بیان کرے۔

(۱) "لا وضوء لمن لم یذکر اسم اللہ" کہ اس شخص کا وضو نہیں ہوگا جو بسم اللہ نہ پڑھے کیا احمد اور فقہا بسم اللہ نہ پڑھنے والے کے وضو کو باطل قرار دیتے ہیں؟

(۲) لا فتی الا علی اور لا سیف الا ذو الفقار کیا دنیا میں حضرت علیؓ کے سوا کوئی اور جوان نہ تھا؟ اور ذو الفقار تلوار کے سوا کوئی اور تلوار نہ تھی؟

(۳) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان اذا ھلک کسریٰ فلا کسریٰ بعدہ و اذا ھلک قیصر فلا قیصر بعدہ (بخاری) یعنی جب کسریٰ مرے گا تو اس کے بعد کوئی کسریٰ نہ ہوگا۔ اور جب قیصر مرے گا تو اس کے بعد کوئی قیصر نہ ہوگا

اس حدیث کے معنے جو امام خطابی سے فتح الباری میں منقول ہیں۔ معناہ فلا قیصر بعدہ یملک مثل ما یملک ھو۔ کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ جب یہ قیصر مر جائے گا تو اس کے بعد اس شان و شوکت کا اور کوئی قیصر نہ ہوگا۔ آزاد بتائے کیا یہ معنے صحیح ہیں؟

ان سوالوں کا جواب ملنے پر ہم آزاد کو بتائیں گے کہ الفضل کا ایڈیٹر عربی سے ناواقف ہے یا ایڈیٹر آزاد جو اس قسم کے اوٹ پٹانگ مضامین شائع کر رہا ہے۔

دوسرا سوال مضمون نگار نے یہ کیا ہے کہ "الفضل کے ایڈیٹر نے یہ دھوکہ دیا ہے کہ ملا علی قاری حنفی، سید احمد بریلوی، شاہ رفیع الدین، مولانا محمد قاسم بانی دیوبند وغیرہ اس بات کے قائل ہیں کہ غیر تشریعی نبی آسکتا ہے۔ ان بزرگوں کی کتابوں کا نام اور صفحہ بتاؤ"؟

اس مطالبہ کے جواب میں میں اس مضمون میں صرف ملا علی قاری حنفی کا حوالہ پیش کرتا ہوں اور دیکھتا ہوں کہ احرار اس کو کس طرح اس کی تردید کرتے ہیں۔ امام ملا علی قاری اپنی کتاب موضوعات کبیر صفحہ ۶۹ میں حدیث لو عاش ابراھیم لکان صدیقا نبیا پر بحث کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ اگر ابراھیم زندہ رہتے اور نبی ہو جاتے اور اسی طرح اگر حضرت عمرؓ زندہ رہتے اور نبی ہو جاتے لکانا من اتباعہ صلی اللہ علیہ وسلم تو پھر بھی دونوں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے تابعین میں سے ہی شمار ہوتے۔

پھر لکھتے ہیں۔ فلا یناقض قولہ خاتم النبیین اذ المعنی انہ لا یاتی بعدہ نبی ینسخ ملتہ ولم یکن من امتہ کہ ابراھیم اور حضرت عمرؓ کا نبی ہو جانا اللہ تعالےٰ کے قول خاتم النبیین کے مناقض نہیں ہے۔ کیونکہ خاتم النبیین کے معنے یہ ہیں کہ آپؐ کے بعد کوئی ایسا نبی نہیں آسکتا جو آپ کی امت سے نہ ہو اور آپ کی ملت کو منسوخ کرے۔

اس سے ظاہر ہے کہ ایسا نبی جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا متبع اور امتی ہو آپؐ کے بعد آسکتا ہے۔ اور اس کا آنا خاتم النبیین کے منافی اور مناقض نہیں ہے۔

اسی طرح علامہ السید شریف محمد بن رسول الحسنی البرزنجی جن کا شمار مجددین میں کیا گیا ہے۔ اپنی کتاب "الاشاعة لاشراط الساعة" میں امام ملا علی قاری کا یہ قول نقل فرماتے ہیں۔

"اما حدیث لا وحی بعدی فباطل لا اصل له نعم ورد لا نبی بعدی ومعناه عند العلماء لا یحدث بعده نبی بشرع ینسخ شرعه"

چنانچہ نواب صدیق حسن خاں صاحب اپنی کتاب اقتراب الساعة صفحہ ۱۶۲ میں اس کا یہ ترجمہ لکھتے ہیں۔

"لا وحی بعدی بے اصل ہے ہاں لا نبی بعدی آیا ہے جس کے معنے نزدیک اہل علم کے یہ ہیں کہ میرے بعد کوئی شرع ناسخ لے کر نہیں آئیگا"۔

اس قول سے ظاہر ہے کہ نہ صرف ملا علی قاری کے نزدیک لا نبی بعدی کے یہی معنی ہیں بلکہ حقیقی علماء نے اس کے یہی معنے کئے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی ایسا نبی نہیں آسکتا جو آپؐ کی شریعت کو منسوخ کرنے والا ہو۔

ہم نے امام ملا علی قاری کے اقوال جن کتابوں میں درج ہیں ان کا حوالہ دیدیا ہے اب آزاد کا یہ فرض ہے کہ وہ اس حوالہ کو غلط ثابت کرے نیز بتائے کہ امام ملا علی قاری اور دیگر علماء نحو و منطق کے قواعد سے واقف یا نہیں؟ دیدہ باید۔

حدیث طوبیٰ للغرباء کے معنے

از روئے تشریح نبوی و لغت!!

(از مکرم مولانا ابو العطاء صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ احمد نگر)

حدیث نبوی طوبیٰ للغرباء کا ذکر کرتے ہوئے جناب ایڈیٹر صاحب الفضل نے لفظ الغرباء کو مالی طور پر غریب اور کمزور کے معنوں میں استعمال کیا تھا جس پر حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے سلمہ اللہ تعالےٰ نے اس طرف توجہ دلائی کہ الغرباء کا لفظ عربی لفظ الغریب کی جمع ہے جس کے معنے غریب الوطن کے ہوتے ہیں اور حدیث طوبیٰ للغرباء میں ان مجاہدین اسلام کو مبارکباد دی گئی ہے جو دین کی اشاعت کی خاطر دور دراز ملکوں میں جاتے ہیں۔ جناب ایڈیٹر صاحب کے معنوں کی تائید میں مولوی محمد بشیر صاحب شاد جامعہ احمدیہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب ازالہ اوہام سے ایک عبارت پیش کردی جس میں حضور علیہ السلام نے طوبیٰ للغرباء کو مالی طور پر اور طبیعت کے غریب اور منکسر المزاج کے معنوں میں استعمال فرمایا ہے

اس سلسلہ میں اوّل تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنی تشریح پیش کرتا ہوں حضرت سہل بن سعد الساعدیؓ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

"ان الاسلام بدأ غریبا وسیعود غریبا کما بدأ فقیل من الغرباء فطوبیٰ للغرباء یا رسول اللہ قال الذین یصلحون اذا فسد الناس" (المعجم الصغیر للطبرانی صفحہ ۱۰۸)

کہ اسلام ابتداء میں کمزور اور بے وطن ہو کر ظاہر ہوا اور عنقریب ویسا ہی ہو جائے گا۔ جیسا کہ آغاز میں تھا۔ خوشخبری ہو غرباء کیلئے عرض کیا گیا کہ اے رسول خدا! غرباء کون لوگ ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ الغرباء وہ ہیں جو لوگوں کے فساد پذیر ہو جانے کے باوجود صلاحیت اور نیکی پر قائم رہتے ہیں اور دوسروں کی اصلاح کرتے ہیں۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی یہ تشریح مندرجہ بالا دونوں معنوں پر حاوی ہے۔ کیونکہ حلیم منکسر اور غریب المزاج انسان صلاحیت پر قائم ہوگا۔ مالی غربت بھی بہت سے فسادوں سے بچاتی ہے۔ اور یہ بھی ظاہر ہے کہ جب دنیا فساد سے بھرپور ہو تو صالح انسان چین سے گوشہ نشینی اختیار نہیں کرسکتا۔ وہ ضرور ادھر ادھر پھر کر لوگوں کو انذار کرے گا۔ انہیں فساد اور شر کے برے عواقب سے ڈرائیگا وہ لوگوں میں پیغام حق پہنچانے والا ہوگا۔

اسی سلسلہ میں میں لغت کی کتاب کا ایک حوالہ بھی پیش کرتا ہوں۔ امام راغب اصفہانی اپنی لغت میں لکھتے ہیں:-

وقیل لکل متباعد غریبا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لکل شیئ فیما بین جنسہ عدیم النظیر غریب وعلی ھذا قولہ علیہ السلام بدأ الاسلام غریبا وسیعود کما بدأ وقیل العلماء غرباء لقلتھا فیما بین الجھال (المفردات زیر غرب)

ہر اجنبی اور دور رہنے والے کو بھی غریب کہتے ہیں پھر ہر چیز جو اپنی جنس کی چیزوں میں بے مثال ہو۔ غریب کہلاتی ہے

حدیث بدأ الاسلام غریبا میں غریب یہی مراد ہے۔ بعض نے لعل غربا یا یہ معنی کہا ہے کہ وہ جاہلوں کے درمیان اپنی تعداد کے لحاظ سے قلیل ہوتے ہیں۔"

ان حوالوں سے ظاہر ہے کہ الفضل میں شائع شدہ دونوں معنی اپنی اپنی جگہ پر درست ہیں الحمد للہ ولا والآخر تحقیق کا دروازہ ابھی کھلا ہے رب زدنی علما۔

یادگار قائداعظمؒ فنڈ

ایک زندہ قوم کی صحیح پہچان اس امر سے کی جاتی ہے کہ وہ اپنے عظیم قائدین بالخصوص بانی مملکت کی کس طرح عزت افزائی کرتی ہے۔ اور اسے کس طرح خراج عقیدت پیش کرتی ہے۔ بابائے ملت قائد اعظم محمد علیؒ جناحؒ دنیا کی اس سب سے بڑی اسلامی مملکت کے بانی اور معمار ہی نہ تھے۔ بلکہ عصر جدید کے اس محیر العقول معجزہ یعنی پاکستان کی روح اور جوہر تھے۔ لہٰذا باشندگان پاکستان و عقیدت مندان بانیٔ مملکت کے لئے مناسب ہے۔ کہ وہ اس اعلیٰ مرتبت شخصیت کی یاد تازہ رکھیں۔ اس مقصد کے پیش نظر قائد اعظمؒ فنڈ کے نام سے چندہ جمع کرنے کے لئے گورنر جنرل پاکستان ہز ایکسی لینسی الحاج خواجہ ناظم الدین کی زیر صدارت ایک اعلیٰ اختیارات کی کمیٹی بنائی گئی ہے۔ تاکہ اس فنڈ سے ایسے قومی ادارے قائم کئے جائیں۔ جو قائد اعظمؒ کی یاد کو رہتی دنیا تک تازہ رکھیں۔

یوں تو خود پاکستان قائد اعظمؒ کی یادگار ہے۔ اور جب تک پاکستان قائم ہے۔ قائد اعظم کا نام زندہ رہے گا لیکن اس جلیل القدر شخصیت کے کارہائے نمایاں اور گراں قدر قربانیوں کو خراج تحسین پیش کرنے اور اپنی بے پایاں عقیدت کا اظہار کرنے کے لئے باشندگان پاکستان نے قائد اعظمؒ کی یاد میں چند ایسے ادارے قائم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ جو اس عظیم رہنما کی عظمت۔ جذبۂ ایمانی۔ تبحر علمی اور جدت پسندی کے آئینہ دار ہوں۔ یہ ادارے (۱) مقبرہ (۲) مسجد (۳) دار العلوم اور (۴) قومی ادارہ فنیات پر مشتمل ہوں گے۔

خیر جاریہ

ان اداروں کا مقصد اس قوم کی روحانی۔ تعلیمی۔ اخلاقی اور مادی قدروں میں معتد بہ اضافہ کرنا ہوگا۔ اس طرح یہ ادارے خیر جاریہ ہوں گے۔ جن سے قوم کے ہونہار دینی اور دنیوی فوائد حاصل کر سکیں گے ان قومی اداروں سے نہ صرف قوم کی شوکت و عظمت نمایاں ہوگی۔ بلکہ یہ انسان کے زبردست عزم کے بھی آئینہ دار ہوں گے۔ جس نے دنیا کی پانچویں سب سے بڑی مملکت قائم کی۔ قائد اعظمؒ کے مزار پر ایک موزوں مقبرہ بنایا جائے گا۔ جہاں ہر ملک کے باشندے زیارت کے لئے آئیں گے۔

پاکستان کے دار الحکومت کراچی میں ایک مسجد تعمیر کی جائے گی جسے قائد اعظمؒ کے جذبۂ ایمانی پاکستانیوں کی روحانی عظمت اور فنکاران پاکستان کے فنی کمال کا مظہر ہونا چاہیئے۔

دار العلوم ایک ایسی درسگاہ ہوگی جس میں صحیح معنوں میں اسلامی تعلیم دی جائے گی اور اس کا مقصد ایسے طلبہ پیدا کرنا ہوگا۔ جو اسلامی علوم و قانون نیز جدید علوم کے ماہر ہوں۔ ممکن ہے۔ مستقبل قریب میں یہ ادارہ بغداد و قرطبہ کی عظیم الشان روایات کو پھر سے زندہ کر دے۔ ادارہ فنیات کا مقصد۔ برقی۔ میکانکی ہوائی اور سول انجینئرنگ جیسی فنیاتی سائنسوں میں تعلیم دینا ہوگا۔

ہم عوام پاکستان کے اس جذبۂ ایثار سے آگاہ ہیں۔ جس سے انہوں نے گذشتہ چند مہینوں نہیں بلکہ برسوں میں کام لیا ہے۔ اور ہمیں امید ہے کہ وہ اپنی آمدنی سے پس انداز کر کے اس قومی فنڈ میں زیادہ سے زیادہ چندہ دیں گے۔ جو ہماری آئندہ نسلوں کو فائدہ پہنچائے گا۔ چندہ دینے کا طریقہ یہ ہے کہ قائد اعظم میموریل کیش سرٹیفکیٹ خریدے جائیں گے۔

لجنہ اماء اللہ کے امتحان کی تاریخ میں تبدیلی!

۲۳ جولائی ۱۹۵۰ء کو جو امتحان ہونا تھا۔ وہ بعض لجنات کی درخواست کی بناء پر تبدیل کر دیا گیا ہے۔ اس تاریخ کی بجائے ۲۰ اگست ۱۹۵۰ء کو ہوگا بعد مہربانی تمام لجنات سے درخواست ہے کہ وہ اپنی ممبرات میں امتحان کی تحریک کریں۔ اور امتحان دینے والی بہنوں کی فہرستیں ارسال کریں۔ کتابیں ہستی باری تعالیٰ اور احمدی وغیر احمدی میں فرق" دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ ضلع جھنگ سے مل سکتی ہیں۔ قیمت ۴ ہر دو۔ ان کتابوں کے علاوہ نصف پارہ اول کا امتحان بھی ہوگا۔ اطلاعاً تحریر ہے (محمودہ بیگم سیکرٹری تعلیم لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

اعلان معافی

میاں محمد عالم صاحب حلوائی ساکن صدر بازار لاہور چھاؤنی کو بوجہ عدم تعمیل فیصلہ قضاء اخراج از جماعت و مقاطعہ کی سزا دی گئی تھی اب چونکہ انہوں نے قضاء کے فیصلہ کی تعمیل کر کے معافی کی درخواست کی ہے لہٰذا ان کی سزا منسوخ کی جاتی ہے۔ احباب مطلع فرمائیں۔ (نائب ناظر امور عامہ)

ٹرینڈ گریجوایٹ استانی کی ضرورت

نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ کے لئے ایک ایسی ٹرینڈ احمدی استانی کی ضرورت ہے۔ جو ہائی کلاسز کو ریاضی پڑھا سکے۔ تنخواہ گورنمنٹ کے منظور شدہ گریڈ کے مطابق دی جائے گی۔ صدر انجمن احمدیہ کے کارکنوں کو پنشن اور پراویڈنٹ فنڈ کی سہولت بھی میسر ہے۔ رہائش کے لئے مکان بھی دیا جائے گا مرکز میں رہائش کا بہت اچھا موقع ہے۔ درخواستیں معہ نقول سرٹیفکیٹ و تصدیق مقامی جماعت بھجوا دی جائیں۔ (ناظر تعلیم و تربیت ربوہ)

مسلمانان کشمیر کو بھی اپنی خاص دعاؤں میں یاد رکھیئے

احباب کو علم ہے۔ کہ مسئلہ کشمیر کا منصفانہ فیصلہ نہ ہونے کے باعث اہل کشمیر گوناگوں تکالیف و آلام میں مبتلا ہیں۔ مذہبی معاملات میں مداخلت۔ سیاسی دباؤ۔ قید و بند۔ ضبطی جائیداد کا عرصہ لمبا ہوتا چلا جاتا ہے۔ بعض اطلاعات سے پتہ لگتا ہے۔ کہ اب وہاں بھوک اور قحط کا بھی دور دورہ ہے۔ پھر بعض علاقوں میں ایک قسم کی وبائی مرض بھی پھیلی ہوئی ہے۔ غرض ہر رنگ میں مسلمانان ریاست جموں و کشمیر ہماری خاص الخاص دعاؤں کے مستحق ہیں۔ ان لوگوں کے اندر اتحاد و تنظیم اور بالخصوص زعماء کے اندر دیانت و امانت کے قیام کے بعد ہی پاکستان کا استحکام عمل میں آسکتا ہے۔ غرض یہ طبقہ بھی ہماری دعاؤں کا سخت محتاج ہے۔ احمدی احباب کا چونکہ اللہ کریم کے ساتھ یقیناً زیادہ تعلق ہے اس لئے میں درخواست کرتا ہوں کہ مسلمانان ریاست جموں و کشمیر کی بہتری کے لئے رمضان کی اجتماعی دعا میں خاص طور پر دعا فرمائی جاوے۔

(منور کاشمیری رتن باغ لاہور)

مولوی محمد علی صاحب کو چیلنج
معہ ساٹھ ہزار روپیہ انعام
کارڈ آنے پر
مفت
عبداللہ الہ دین سکندرآباد دکن

۱۶۶ کاسموفین بلڈنگ۔ بندر روڈ۔ کراچی

حب اطہرا (رجسٹرڈ)

حمل کا گر جانا۔ بچہ پیدا ہو کر مندرجہ ذیل امراض سے فوت ہو جانا۔ سبز سفید دست۔ قے۔ تشنج۔ پھوڑے پھنسیاں۔ چھالے۔ زہر باد۔ خسرہ۔ مبارکی۔ بخار محرقہ۔ دردسلی نمونیہ ان سب کے لئے حب اطہرا اکسیر ہے۔ ان چالیس سالہ مجرب گولیوں کے استعمال سے بفضلہ تعالیٰ ہزاروں بے چراغ گھر اس وقت خوبصورت بچوں سے روشن ہیں۔ اس کے استعمال سے بچہ۔ ذہین۔ خوبصورت تندرست پیدا ہو کر والدین کے لئے راحت کا موجب ہوتا ہے۔ مکمل خوراک گیارہ تولہ۔ قیمت فی تولہ ڈیڑھ روپیہ۔ یکمشت منگانے پر تیرہ روپے بارہ آنے علاوہ محصولڈاک

ملنے کا پتہ حکیم نظام جان اینڈ سنز چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ

دواخانہ نور الدینؓ جودھامل بلڈنگ لاہور میں عورتوں اور بچوں کے علاج کا خاص انتظام ہے۔

پنجاب یونیورسٹی کی بی اے بی ایس سی ایف اے اور ایف ایس سی کے نتائج

لاہور ۱۴ رجولائی۔ اس سال بی۔ اے۔ بی۔ ایس سی۔ ایف اے اور ایف ایس سی کے امتحانات میں علی الترتیب ۴۰۰۳۰، ۵۱.۴۰، ۴۸ اور ۳.۴۲ فی صدی امیدوار کامیاب ہوئے ہیں۔ کامیاب ہونے والوں کی تعداد اسی ترتیب سے ۲۱۴.۶۔ ۱۴۴۴، ۱۱۹ اور ۱۴۷ ہے۔ بی اے میں ۹۷، بی۔ ایس۔ سی میں ایک ایف۔ اے میں ۱۷۳ اور ایف۔ ایس کی میں ۷۰ لڑکیاں کامیاب ہوئی ہیں۔ ان امتحانات میں سب سے اچھے نتائج ایف۔ ایس۔ سی کے طلباء کے ہیں جن کی فیصد تعداد گذشتہ سال کی نسبت دوگنی سے بھی زیادہ رہی ہے۔ بی۔ اے کے امتحان میں مرے کالج سیالکوٹ کے رشید احمد سب سے اول آئے ہیں۔ اور انہوں نے پانچسو میں سے ۳۷۸ نمبر حاصل کئے ہیں۔ اس امتحان میں گورنمنٹ کالج لائل پور کی ایک طالب علم ثریا سلطانہ لڑکیوں میں سب سے اول رہی ہیں۔ جنہوں نے ۳۵۹ نمبر لئے ہیں۔ بی۔ ایس سی میں اول آنے والے اسلامیہ کالج لاہور کے طالب علم کا نام نثار احمد بھٹی ہے جنہوں نے ۴۳۳ نمبر حاصل کئے ہیں۔ بی۔ ایس سی میں فقط ایک ہی لڑکی کامیاب ہوئی ہے اور وہ ضلع راولپنڈی کی تسنیم آرا ہیں۔

ایف۔ اے میں اول آنے والے طالب علم کا نام ریاض احمد عزیز ہے۔ ان کے ۸۰۰ میں سے ۴۰۸ نمبر آئے ہیں اور وہ گارڈن کالج راولپنڈی کے طالب علم ہیں۔ اسی امتحان میں سے لڑکیوں میں سے اول آنے والی لڑکی کا نام نسیم اختر ہیں جو ضلع سیالکوٹ کی ہیں۔ اور انہوں ۴۴۱ نمبر حاصل کئے ہیں۔ ایف۔ ایس سی میں اول آنے والے طالب علم کا نام سعید رضی ہے وہ گورنمنٹ کالج لاہور کے طالب علم ہیں۔ اور انہوں نے ۵۰۸ نمبر لئے ہیں۔ اس امتحان میں لڑکیوں میں سے سب سے اول آنے والی لڑکی لاہور کالج فار وومن کی طالبہ نسیم آرا مٹ ہیں جن کے ۴۴۸ نمبر ہیں۔

اس سال بی۔ اے میں کل ۱۶۸۹، بی۔ ایس سی میں ۳۷۶، ایف اے میں ۶۷۷۶ ایف۔ ایس سی میں ۲۰۸۸ امیدوار شریک امتحان ہوئے تھے۔

بارہ سو کمیونسٹوں کو پھانسی

جنوبی کوریا ۱۴ رجولائی۔ جنرل میک آرتھر کے ہیڈکوارٹر سے اطلاع آئی ہے۔ کہ جنوبی کوریائی پولیس کے ایک اعلیٰ افسر نے اس بات کی تائید کر دی ہے کہ جب سے کوریا میں لڑائی چھڑی ہے۔ جنوبی کوریائی پولیس نے ایسے بارہ سو کمیونسٹوں کو پھانسی پر چڑھا دیا ہے جو حفاظتی اقدامات کے تحت گرفتار کئے گئے تھے۔

دو امریکی جہاز ڈوب گئے!

لندن ۱۴ رجولائی۔ سوویٹ خبر رساں ایجنسی طاس کی ایک اطلاع یہاں موصول ہوئی ہے۔ کہ شمالی کوریا کی فوجوں نے امریکہ کے دو جنگی جہازوں کو ڈبو دیا ہے۔ اور ایک برطانوی جہاز کو بہت نقصان پہنچایا ہے۔ اس خبر میں یہ بھی کہا گیا ہے۔ کہ برطانوی بحر الکاہل بیڑے کے بیشتر جہاز آج کل کوریا کے سمندر میں جمع ہیں۔

جنگ کی ماری ہوئی دنیا کی نجات اسلامی جمہوریت ہے

کراچی ۱۴ رجولائی: پاکستان کے وزیر اعظم مسٹر لیاقت علیخان نے آج نیو میمن مسجد میں جمعۃ الوداع کی نماز کے بعد تقریر کرتے ہوئے کہا کہ جنگ کی ماری ہوئی دنیا کی نجات اسلام کے بتلائے ہوئے نظام حیات میں ہے۔ لیکن یہ ثابت کرنے کے لئے پاکستان کو صحیح قسم کے مسلمانوں کی طرح کام کرنا ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ پاکستانیوں کو واضح کرنا ہوگا۔ کہ آج اسلامی جمہوریت ہی مرض کی دوا ہے۔ اور چونکہ اس کا نصب العین مستحسن ہے۔ پاکستانی مسلمانوں کو اسلام کے مفاد کی خاطر یکجہتی سے کام کرنا چاہیئے۔ اور متحد ہونا چاہیئے انہوں نے پاکستانیوں کو یقین دلایا۔ کہ اگر وہ پختہ ارادے اور ثابت قدمی سے کام کریں گے۔ تو کامیابی ان کے قدم چومے گی۔ جیت ہمیشہ سچائی کی ہوتی ہے۔

امریکہ نے خبروں پر سنسر بٹھا دیا

واشنگٹن ۱۴ رجولائی۔ آج امریکہ کے وزیر دفاع مسٹر جونسن نے امریکہ کے فضائی بحری اور بری بیڑے کو احکامات دیئے ہیں۔ کہ وہ جہازوں۔ فوجوں اور رسد کے نقل و حمل کے متعلق کوئی خبر کسی کو نہ بتائیں۔ اس سلسلے میں انہوں نے ایک یادداشت میں یہ بتایا ہے۔ کہ کس قسم کی خبریں نشر ہوسکتی ہیں۔ انہوں نے یہ بات واضح کر دی ہے۔ کہ اگر کسی اخبار نویس کو کوئی خفیہ اطلاع مل جائے۔ تو اس کی اشاعت پر یہ پابندی نہیں ہے۔

لجنہ اماء اللہ لاہور کی اجتماعی دعا

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا وجود ہمارے لئے ایک نعمت عظمیٰ ہے۔ آپ کی صحت و زندگی اتنی اہم اور ضروری ہے۔ کہ ہماری زندگیاں بھی اس کے مقابل پر ہیچ ہیں۔ اس وجود کی ضرورت ہمیں مردوں سے زیادہ محسوس ہونی چاہیئے۔ کیونکہ صنف نازک تو خود اپنے وجود کو معمولی شر سے بچا نہیں سکتی۔ مگر یہی ایسوں کا رستگار ہے جس نے گذشتہ انقلاب میں جب ہم دشمنوں میں گھری ہوئی تھیں۔ تو اس نے ہمارے بال تک کو بیکا نہ ہونے دیا۔ جیسا کہ بہنوں کو علم ہے۔ کہ حضور ایک مدت سے علیل ہیں بروز اتوار ساڑھے پانچ بجے شام مسجد احمدیہ دہلی دروازہ میں لاہور کی احمدی مستورات اجتماعی دعا کریں گی۔ تمام بہنوں کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں جمع ہو کر اپنے روحانی باپ کی صحت و سلامتی کے لئے دعا کریں۔ اور صدقات دیں کیونکہ ہماری حقیقی عید اسی وقت ہوگی۔ جب ہمارے محبوب کو خدا صحت عطا فرمائے گا۔

یہ دعا انشاء اللہ ...

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کیلئے انفرادی

اور اجتماعی دعائیں اور اہالیان ربوہ کی طرف سے صدقہ!

الفضل جس میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا مضمون "میری علالت" جس کسی نے بھی ربوہ میں پڑھا۔ وہی اپنے قادر خدا کے آگے دعا کے لئے جھک گیا۔ ربوہ کے تینوں محلوں و۔ ب اور ج کے صدر صاحبان نے اپنے محلہ کے لوگوں کو تحریک کی کہ جہاں وہ حضور کی صحت کے لئے اور درازی عمر کے لئے اور بخیر و عافیت واپسی کے لئے دعائیں مانگیں۔ وہاں انہیں صدقہ کے طور پر بکرے ذبح کرنے کے لئے چندہ جمع کرنا چاہیئے۔ کیونکہ صدقہ بلا کے ٹال دینے کا موجب ہوتا ہے۔ اہالیان ربوہ نے صدقہ کے لئے چندہ جمع کر لیا ہے۔ ۱۴ رجولائی کو ایک بکرا حلقہ ج کے صدر مولانا شمس صاحب نے اپنے ہاتھ سے ذبح کیا۔ اور غرباء میں گوشت تقسیم کیا۔ اسی طرح اس تاریخ کو صبح کے وقت حلقہ الف میں مولوی قمر دین صاحب صدر محلہ نے بکرا ذبح کیا۔ اور گوشت غرباء میں تقسیم کیا گیا۔ محلہ ب والوں نے بھی ایک بکرا ۱۵ تاریخ کو ذبح کیا۔ اور گوشت غرباء میں تقسیم کیا گیا۔ اہالیان ربوہ کی یہ کوشش ہے۔ کہ روزانہ ہر محلہ سے ایک بکرا بطور صدقہ ذبح کیا جایا کرے۔ اور تقریباً چار بکرے ہر محلہ سے اس غرض کیلئے ذبح کئے جائیں۔

اسی طرح روزانہ انفرادی دعا کے ساتھ ہر محلہ میں اجتماعی دعا بھی حضور کی صحت کے لئے کی جا رہی ہے اللہ تعالیٰ ہمارے محبوب اور پیارے امام کی عمر اور صحت میں برکت دے۔ اور آپ کو تا دیر ہر طرح کی کامیابیوں کے ساتھ ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ وخاکسار عبد الحمید آصف جنرل سیکرٹری۔

اڑھائی سو ایکڑ زمین کی الاٹمنٹ کے مستحقین کے متعلق فیصلہ

لاہور ۱۵ رجولائی: حکومت پنجاب نے فیصلہ کیا ہے کہ بحالیات بند و بست سکیم کے ماتحت ان اشخاص کے مطالبات تمام و کمال پورے کئے جائیں جو اڑھائی سو ایکڑ اراضی یعنی دس ہزار یونٹ اور اس سے کم انڈکس یونٹ کی الاٹمنٹ کے مستحق ہیں۔ البتہ ان دعاوی کے سلسلہ میں پچیس فیصدی کی تخفیف حاوی کی جائیگی جو اس حد سے متجاوز ہوں لیکن کسی صورت میں بھی چار سو ایکڑ اراضی سے زائد رقبہ یا چھتیس ہزار چھ سو اور اسے انڈکس یونٹ سے زائد کی الاٹمنٹ نہیں ہونی چاہیئے۔ بڑے رقبوں کے مستحق اشخاص کے تمام مطالبات کما حقہ تکمیل گنجان اضلاع اور بالخصوص لائل پور میں ممکن العمل نہیں ہوگی۔

(بقیہ از صفحہ ۳)

اور مشرق و مغرب کے مختلف ممالک و اقوام میں بصرف کثیر اپنے دعویٰ کو تقویت پہنچائی ہے۔ ان لوگوں نے اپنی انجمنیں منظم کر کے زبردست حملہ کیا ہے یہانتک کہ ان کا معاملہ بہت بڑھ گیا ہے اور ایشیا۔ یورپ۔ امریکہ اور افریقہ میں ان کے ایسے تبلیغی مراکز قائم ہو گئے ہیں جو علم و عمل کے لحاظ سے تو عیسائیوں کی انجمنوں کے برابر ہیں۔ لیکن تاثیرات اور کامیابی میں عیسائی پادریوں کو ان سے کوئی نسبت نہیں۔ قادیانی لوگ بہت بڑھ چڑھ کر کامیاب ہیں۔ کیونکہ ان کے پاس اسلام کی صداقتیں اور پر حکمت باتیں ہیں..... جو شخص بھی ان لوگوں کے حیرت ناک کارناموں کو دیکھے گا اور واقعات کا پورا اندازہ کریگا۔ وہ حیران و ششدر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ کہ کس طرح اس چھوٹی سی جماعت نے اتنا بڑا جہاد کیا ہے۔ جسے کروڑوں مسلمان نہیں کر سکے۔

ان لوگوں نے اپنے اس تبلیغی جہاد اور اس میں کامیابی کو اپنے عقائد کی صداقت پر زبردست معجزہ قرار دیا ہے اور ایسا کہنے کا ان کو اس لئے موقع مل گیا کہ باقی نام کے مسلمانوں پر موت طاری ہو چکی ہے...... کیا اندریں حالات مسلمانوں پر واجب نہ تھا کہ اہل یورپ و امریکہ کے دماغوں سے ان کے عقائد کو زائل کریں۔ جو وہ دین اسلام اور نبی اسلام کے متعلق رکھتے ہیں۔ درحقیقت یہ مسلمانوں کے امراء و اغنیاء۔ عوام اور علماء کا فرض ہے۔ لیکن آج ان اوہام کا ازالہ کون کر رہا ہے؟ یقیناً کوئی نہیں سوائے اکیلے قادیانیوں کے۔ صرف وہی ہیں جو اس راہ میں اپنے اموال اور جانیں خرچ کر رہے ہیں اور اگر دوسرے مدعیان اصلاح اس جہاد کے لئے بلائیں یہانتک کہ ان کی آوازیں بیٹھ جائیں اور لکھتے لکھتے ان کے قلم شکستہ ہو جائیں۔ تب بھی تمام عالم اسلام میں سے اس کا دسواں حصہ بھی اکٹھا نہ کر سکیں گے۔ جتنا یہ تھوڑی سی جماعت مال و افراد کے لحاظ سے خرچ کر رہی ہے۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah